بیٹیوں کے نام

پاک جذبوں کی محبت کا چلن زندہ رہے
میری بیٹی یوں مرے دل میں تو آئندہ رہے
پرورش کچھ اس طرح کردوں میں تیری کم سے کم
دیکھ کر بیٹی کا قاتل تجھ کو شرمندہ رہے

بیٹیوں کی عظمتوں کا صرف انسانوں سے کیا
واسطہ قرآن سے انجیل سے گیتا سے ہے
بیٹیوں کے قاتلو! نسبت یہاں بیٹی کی تو
فاطمہ زہراؑ کہیں مریمؑ کہیں سیتا سے ہے

پہلے بیٹی کو وہ زندہ کر دیا کرتے تھے دفن
جاہلیت کے زمانے کا یہی دستور تھا
ہم ترقی یافتہ ذہنوں کے انسانوں کی ریت
بیٹیوں کی اب جلا دیتے ہیں زندہ برملا

میری بیٹی مجھ میں سانسیں لے رہی ہے ان دنوں
ہے بہت چھوٹی مگر باتیں بڑی کرتی ہے وہ
لالچی دنیا کی لالچ سے ابھی واقف نہیں
جانے کیوں گڑیوں کی شادی سے بہت ڈرتی ہے وہ

خود کبھی اک باپ کی بیٹی تھی وہ عورت کبھی
آج بیٹی کو جنم دیتی ہے تو خوش من نہیں
دادی نانی، خالہ، پھوپھی کے علاوہ دیکھئے
بیٹیوں کا ان سے بڑھ کر کوئی بھی دشمن نہیں

مصداق اعظمی
موضع جوماں، پوسٹ مجواں، پھولپور، اعظم گڑھ (یوپی)

ماں کے نام

ماں میں تیرے جیسی ہوں
درد کو چھپاتی ہوں
سب کا غم بٹاتی ہوں
زندگی کے طوفاں سے
روز جنگ کرتی ہوں
پھر بھی ہنستی رہتی ہوں
کتنا صبر کرتی ہوں
ماں میں تیرے جیسی ہوں
ماں تری خوشی میں، میں
سب غموں کو پی جاؤں
سوچتی ہوں اک دن تو
آئے گا کوئی لمحہ
جب سنور کے ابھرے گا
تارہ میری قسمت کا
سوچتی ہوں میں اکثر
ماں میں تیرے جیسی ہوں
لوگ مجھ سے کہتے ہیں
تو جدا ہوئی مجھ سے
میں بچھڑ گئی تجھ سے
پر میں جانتی ہوں تو
مجھ میں منتقل ہوکر
آج مجھ میں زندہ ہے
مجھ سے سب یہ کہتے ہیں
ماں میں تیرے جیسی ہوں
ہاں میں تیرے جیسی ہوں

ڈاکٹر قمر سرور
ایڈیٹر ہفت روزہ اردو مخدوم، 3588 مانک چوک، احمد نگر